النور مئی ۲۰۱۳ء

ختمِ نبوت کی داعی واحد جماعت

حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) آخری نبی ہیں اور اُن کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا، نہ نیا نہ پُرانا

مدیر
شاہد عزیز

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اعلانات اور خبریں

صد سالہ جلسہ بیاد حضرت خواجہ کمال الدین (ر) کی انگلستان تبلیغ اسلام کیلیے آمد

اِس ایمان افروز اور تاریخی جلسے میں اپنے خاندان اور دوستوں کے ساتھ شریک ہوں۔

---

۳ مئی ۲۰۱۳ء بروز جمعہ، ۱ بجے
دارالسلام، ۱۵ سٹینلے ایونیو ویمبلے

۴ مئی ۲۰۱۳ء بروز ہفتہ، ۱۰ بجے
ایچ جی ویلز کونفرنس سنٹر، ووکنگ

۵ مئی ۲۰۱۳ء بروز اتوار، ۱۰ بجے
دارالسلام، ۱۵ سٹینلے ایونیو ویمبلے

نشریات

www.virtualmosque.co.uk پر

جمعہ : ۱۳:۰۰ بجے

درس: بعداز جمعہ ۱۴:۰۰

ماہانہ مجلس: ۱۵:۰۰

عیدین: ۱۱:۰۰ بجے اور پنجاب ریڈیو (سکائی چینل ۰۱۳۰) پر ۱۳:۰۰ تا ۱۴:۰۰ بجے

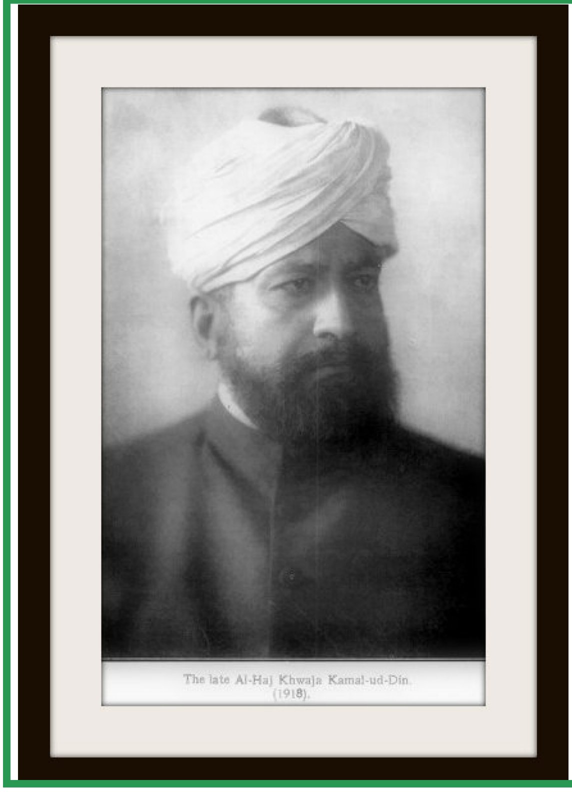

حضرت خواجہ کمال الدین (۱۹۳۲ء - ۱۸۷۰ء)

حضرت مرزا غلام احمد، مجدد صدِ چاردہم نے اِن کے دِل میں مغرب میں تبلیغ اسلام کا جذبہ پیدا کیا۔

ووکنگ مسلم مشن اینڈ لٹریری ٹرسٹ اور ماہنامہ ”اسلامک ریویو“ کی اسلامی خدمات کا مختصر جائزہ

ڈاکٹر زاہد عزیز۔ پی ایچ ڈی

ووکنگ مسلم مشن کا قیام

2013 ء میں انگلستان میں اشاعتِ اسلام کے لئے ایک اہم قدم تھا جس کو اب ایک صدی ہوگئی ہے۔ ووکنگ سرے، انگلستان کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ اس میں اس اہم اسلامی مرکز کی وجہ سے اس کو دنیائے اسلام کے نقشہ پر ایک نمایاں مقام ملا۔ ووکنگ کی شاہجہان مسجد سے شروع ہونے والی اسلام کی اشاعت کے لئے اس انقلابی تحریک کی وجہ سے یہ چھوٹی سی مسجد ایک اہم اسلامی مرکز کی حیثیت اختیار کرگئی اور برطانیہ اور اسلامی مما لک کی خاص توجہ کا مرکز بن گئی۔ اور چند دہائیوں میں ہی مسلمان مما لک کے بادشاہ، سیاسی اور مذہبی رہنما، سفراء، فوجی جرنیل، مفکرین، محققین اور ممتاز کاروباری شخصیات اس کی اسلامی خدمات سے اتنے متاثر ہوئے کہ وہ یہاں آنا اور اس مسجد میں نماز ادا کرنے کو اپنے لئے سعادت سمجھنے لگے۔

اس کے علاوہ برطانیہ کے رؤسا، اسکالرز، زبانوں کے ماہر، کتابوں کے مصنفین، اہل قلم، فوج کے جرنیل اور سپاہی اسکے ذریعہ حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور ان کو اس مسجد سے اٹھنے والی الٰہی دعوت نے روحانی روشنی عطا کی۔ ان مردوں اور خواتین نے نہ صرف اسلام کی صداقت کو قبول کیا بلکہ اس کی تعلیمات کے متعلق نہایت عمدہ اور تحقیقی کتب اور مضامین لکھے۔ اسلام کے ان پروانوں کی وجہ سے مغرب میں اس شمع کی روشنی اس آب وتاب سے پھیلنے لگی کہ عیسائی حلقوں میں خطرہ کی گھنٹی بجادی گئی اور انہوں نے ’ووکنگ ایک خطرہ‘ کے عنوان سے مضامین اور تبصرے شائع کرنے شروع

پرنس امیر سعود شاہجہان مسجد ووکنگ کے باہر

کر دیئے۔ ادھر ووکنگ کی اِس چھوٹی سی مسجد جس کی تعمیر کیلئے ریاست بھوپال کی خاتون حکمران بیگم شاہجہان نے خطیر عطیہ دیا تھا، حضرت خواجہ کمال الدین صاحب نے اس کا نام ”مسجد ووکنگ“ کی بجائے ’شاہجہان مسجد ووکنگ‘ رکھ دیا۔ چنانچہ خواجہ صاحب کی تبلیغی کاوشوں کی وجہ سے یہ مسجد اسی نام سے مشہور ہونے لگی اور اس میں مسلمان مما لک سے آنے والے ہر مکتبہ فکر اور ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے زائرین اور معتقدین کی وجہ سے اسے ایک بین الاقوامی شہرت حاصل ہوگئی۔

یہ سب کچھ کیسے ممکن ہوا۔ اس کی مختصر تاریخ کچھ یوں ہے۔ 4/ دسمبر 1912ء کو برطانوی نوآبادی ہندوستان کے شہر لاہور کا ایک شخص خواجہ کمال الدین صاحب نے سرزمین انگلستان پر قدم رکھا۔ پیشہ کے لحاظ سے وہ وکیل تھے۔ لیکن انگلستان آنے سے پیشتر وہ لاہور کے کئی معروف تعلیمی اداروں میں بحیثیت ایک ممتاز لیکچرار کے طور پر کام کر چکے تھے۔ اس کے علاوہ اس دوران میں انہوں نے اسلام اور مذاہب عالم کے بارے میں پورے ہندوستان میں تقاریر کیں اور ایک منفرد عالم اور بہترین مقرر کے طور پر عوام اور اعلیٰ طبقہ کے لوگوں میں جانے اور پہنچانے جاتے تھے۔ چنانچہ بمبئی میں اسی قسم کے ایک دورہ کے دوران میں جبکہ حضرت مولانا محمد علی صاحب بھی ان کے ہمراہ تھے، نظام حیدر آباد دکن کے ایک عزیز نواب سید رضوی صاحب نے پریوی کونسل لندن

میں انہیں ایک مقدمہ کے سلسلہ میں اپیل دائر کرنے اور اس کی پیروی کرنے کی پیشکش کی، جو خواجہ صاحب نے قبول کر لی۔ اور جب حضرت خواجہ صاحب نے ان سے یہ ارادہ بھی ظاہر کیا کہ وہ مقدمہ سے فارغ ہو کر تبلیغ اسلام کے لئے انگلستان میں رکنا چاہتے ہیں تو نواب صاحب نے ان کو ایک خطیر رقم کا نذرانہ پیش کیا۔ اللہ کے فضل سے وہ اپیل منظور ہوگئی اور خواجہ صاحب اس سے فارغ ہونے کے بعد تبلیغ اسلام کی غرض سے انگلستان میں رک گئے۔ انہوں نے وہاں اپنی رہائش گاہ واقع رچمنڈ، لندن سے ہی خدمت اسلام کے کام کی ابتداء کی۔ انہوں نے عوامی سطح پر اسلام اور مسلمانوں کے متعلق جو انتہائی غلط خیالات اور نظریات ملک کے سیاسی اور مذہبی حلقوں میں پائے جاتے تھے ان کی تحریر و تقریر کے ذریعہ سے اصلاح کی کوشش میں لگ گئے۔ جلد ہی ان کو ووکنگ میں موجود ایک مسجد کا پتہ چلا۔ جس کی تعمیر ایک یورپی عالم اور لسانیات کے ماہر ڈاکٹر جی۔ ڈبلیو لائٹنر نے 1889ء میں کروائی تھی۔ اس شخص نے ہندوستان میں تعلیم کے فروغ کے لئے انتہائی قابل قدر خدمات سرانجام

کراؤن پرنس فیصل، مولانا آفتاب الدین احمد کے ساتھ ووکنگ مسلم مشن کے استقبالیہ کے موقع پر۔ مسلم سوسائٹی برطانیہ کے نومسلم صدر اسماعیل ڈی یورک استقبالیہ پیش کر رہے ہیں۔

دی تھیں۔ انہوں نے پہلے گورنمنٹ کالج، لاہور کی بنیاد رکھی اور پھر شب و روز محنت اور تعلیم سے گہرا شغف رکھنے کے جذبہ کی بدولت پنجاب یونیورسٹی کو تشکیل دی۔ اور اس کے پہلے رجسٹرار مقرر ہوئے۔ ووکنگ میں مسجد کی تعمیر انگلستان میں مشرقی علوم کی ترویج کے لئے ایک ادارہ اورینٹل انسٹیٹیوٹ قائم کرنے کے منصوبہ کا حصّہ تھی۔ بدقسمتی سے یہ ادارہ منصوبہ کے مطابق مکمل نہ ہوسکا اور یہی ادارہ ان کی وفات کے بعد موجودہ سکول آف اورینٹل اینڈ افریقن اسٹڈیز، لندن کی شکل میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ مسجد کی تعمیر کے اخراجات کے لئے عطیہ جات کا بڑا حصّہ ہندوستان کی ریاست بھوپال کی مسلمان خاتون حکمران بیگم شاہجہان نے دیا اور زمین خرید نے کے لئے عطیہ ہندوستان کے ہی ریاست حیدرآباد دکن کے حکمران اعلیٰ حضرت نظام صاحب نے دئے۔ مسجد تو 1899ء میں مکمل ہوگئی تھی لیکن بدقسمتی سے 10 سال بعد ہی 1899ء میں ڈاکٹر لائٹز کا انتقال ہوگیا اور ان کی وفات کے ساتھ ہی ادبی اور تعلیمی سرگرمیاں اور علمی رسالوں کا اجرا جو اورینٹل انسٹیٹیوٹ کے ذریعہ شروع ہوا تھا، ختم ہوگیا۔ اور پھر 1913ء تک یہ مسجد خاص موقعوں پر ہی کھولی جاتی ورنہ بند پڑی رہتی تھی اور اس کا کوئی پرسان حال نہ تھا۔ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کو اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو شروع کرنے کے لئے ایک مناسب جگہ کی تلاش تھی اور وہ ابھی تک لندن میں مختلف جگہوں پر اپنی رہائش گاہ سے ہی لوگوں سے ملاقاتیں کرتے اور خط و کتابت کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھے۔

ووکنگ مسجد کا ۱۹۱۳ میں دوبارہ کھلنا

1913ء کی ابتداء میں وہ پہلی مرتبہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے ہمراہ اس مسجد کو دیکھنے ووکنگ گئے۔ لیکن انہیں ڈاکٹر لائٹز کے بیٹے سے مسجد کا قبضہ لینے میں مشکلات پیش آئیں۔ چنانچہ انہوں نے اس سلسلہ میں ہندوستان کی دو ممتاز شخصیتوں سر عباس علی بیگ صاحب اور عزت مآب سید امیر علی صاحب جو ہندوستان میں برطانوی حکومت میں اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے، ان کی مدد سے ایک ٹرسٹ قائم کیا۔ جس

ڈاکٹر شیخ محمد عبداللہ امام، شاہجہان مسجد کے باہر برطانیہ کے مسلمانوں کی پہلی کانگریس کے شرکاء کے ساتھ (۱۹۵۲ء)

نے مسجد، اس سے ملحقہ رہائشی گھر اور اردگرد کی زمین کی عدالت کے حکم کے مطابق ملکیت حاصل کر لی۔ اور مسجد عام مسلمانوں کی عبادت کے لئے کھول دی گئی۔ خود خواجہ صاحب نے بطور ٹرسٹی اورامام کی حیثیت سے اگست 1913ء میں مسجد سے ملحقہ گھر سر سالار میموریل ہاؤس میں رہائش اختیار کر لی۔

حُسنِ اتفاق سے یہ رمضان کا مبارک مہینہ تھا اور ریو ں اس بابرکت مہینہ میں یہ مسجد پہلی بار باقاعدہ طور پر عبادت کیلئے استعمال ہونے لگی اور روزانہ پانچ وقت اذان دی جانے لگی۔ ملحقہ رہائشی گھر سے ووکنگ مسلم مشن اینڈ لٹریری ٹرسٹ کے نام سے حضرت خواجہ کمال الدین صاحب نے تبلیغ اسلام کے کام کو ایک منظّم طریق سے کرنے کا آغاز کر دیا۔

اس مسجد کو کھولنے کا مقصد برطانیہ میں مسلمانوں کو محض عبادت کرنے کے لئے جگہ مہیا کرنا نہ تھا بلکہ حضرت خواجہ صاحب کا اصل مقصد برطانوی لوگوں کے سامنے اسلام کی صحیح تصویر کو پیش کرنا تھا جو خدا کی طرف سے نازل شدہ مکمل ضابطہ حیات کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور جو جدید زمانے کے تقاضوں کو کما حقہ پورا کرتا ہے۔ برصغیر ہندوستان میں بڑے بڑے مذہبی اور سیاسی رہنماؤں نے اس کام کو دیوانگی اور احمقانہ قرار دیا جس کی ناکامی ان کے نزدیک یقینی تھی۔ ان کے خیال میں یہ کس طرح ممکن تھا کہ اسلام برطانیہ جیسے ملک میں قابل قبول ہوگا جبکہ یہ ملک اس وقت دنیا میں غالب اور طاقت ور تھا اور یہ نہ صرف ایک ترقی یافتہ تہذیب کا علمبردار تھا بلکہ اس کے غلبہ اور ترقی کی بنیاد بھی عیسائی مذہب اور سائنس میں ترقی تھی۔ جبکہ مسلمانوں کو محض ایک جنگجو اور جاہل قوم سمجھا جاتا تھا جو کہ ایک انتہائی دقیانوسی مذہب کے پیرو سمجھے جاتے تھے اور جو جدید معیار پر کسی طرح بھی پورا نہیں اترتا تھا۔ اور پھر یہ بھی کس طرح ممکن تھا کہ انگریز قوم جو اس وقت دنیائے اسلام کے بڑے حصہ پر قابض تھی جس میں ہندوستان بھی شامل تھا جہاں سے خواجہ صاحب بھی آئے تھے۔ یہ حاکم اور ترقی یافتہ قوم ایک محکوم ملک کے فرد سے روحانی رہنمائی حاصل کرنا قبول کرے گی۔ کیونکہ ان کی نظر میں یہ شخص ایک حقیر دین کی ترویج کے لئے ان کی سرزمین میں آیا ہے۔ ان تمام باتوں کے باوجود حضرت خواجہ صاحب کو یقین تھا کہ اگر برطانیہ میں صحیح اور حقیقی تصویر پیش اور ان کی غلط اور بے بنیاد باتوں اور نظریات کو دلائل سے رد کر دیا گیا جس کی وجہ سے اسلام کی شکل کو بگاڑ کر پیش کیا جا رہا ہے تو لوگوں میں اس دین کے لئے دلچسپی پیدا ہوگی اور لوگ اس کی طرف متوجہ ہونگے اور اس کو قبول بھی کریں گے۔ حضرت خواجہ صاحب کو اس بارے میں کامل ایمان اور یقین تھا اور یہ یقین ان کو زمانے کے امام اور عظیم دینی رہنما اور مفکر‘ تحریک احمدیت کے بانی‘ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی سے تعلق جوڑنے اور ان سے روحانی فیض حاصل کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہوا تھا‘ جن کی وفات 26 رمئی 1908ء کو لاہور میں ہوئی۔ اور ان کو ان کے آبائی گاؤں قادیان میں دفن کیا گیا۔

ماہنامہ اسلامک ریویو کا اجرا

حضرت خواجہ صاحب نے فروری 1913ء میں ماہنامہ ’’اسلامک ریویو‘ جاری کیا۔ جو 57 سال جاری رہنے کے بعد 1970ء کے قریب بند ہوگیا۔ اس میں اسلام کے بارے

میں انتہائی تحقیقی اور علمی مضامین کے علاوہ دنیائے اسلام اوربطور خاص برطانیہ میں مسلمانوں کے معاشرتی اور معاشی مسائل اورحالات کے متعلق جائزے اورتبصرے شائع ہوتے ۔ اس رسالہ کے صفحات میں اس زمانے کے اسلامی دنیا اور برطانوی مسلمانوں کی تاریخ اورحالات کا بیش بہا خزانہ محفوظ ہے جس سے آج کا محقق مستفید ہورہا ہے ۔ یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں کہ نہ صرف برطانیہ بلکہ یورپ اورامریکہ کے محقق اوراسکالرز ووکنگ مسلم مشن کے اسلام کے بارے میں یورپ اورافریقہ میں تبلیغی سرگرمیوں کے اثرات کا جائزہ لینے اورحقائق اکٹھا کرنے کے لئے ''اسلامک ریویو'' کی فائلوں اور لاہوراحمدیہ تحریک کے ویب سائٹس کی طرف رجوع کررہے ہیں اوروقتاً فوقتاً اپنی ریسرچ کے سلسلہ میں ہم سے رابطہ بھی کرتے ہیں ۔

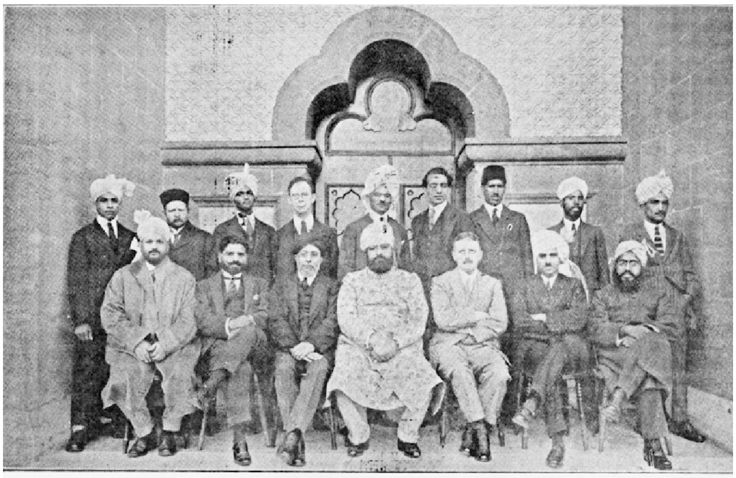
حضرت خواجہ کمال الدین، محمد مارماڈیوک پکتھال، مولانا محمد یعقوب خان اورعملہ کے دیگر افراد اور احباب کے ساتھ (1922)

ووکنگ مسجد برطانیہ میں اسلام کا مرکز

حضرت خواجہ صاحب نے ووکنگ میں شاہجہان مسجد کو اپنا مرکز بنا کر پورے برطانیہ میں دوروں اور تقاریر کا سلسلہ شروع کردیا اور ''اسلامک ریویو'' میں مضامین کے ذریعہ یورپ اورمسلمان ممالک میں اسلام کے احیاء کی ایک نئی تحریک کا آغاز کردیا۔ان کی سرگرمیوں کی تفصیل اور اسلامک ریویو میں اسلام کے بارے میں مضامین کی اثر انگیزی پرتبصرے قومی اورمقامی اخباروں میں شائع ہونے لگے ۔ ان میں لندن کا روزنامہ ''دی ٹائمز'' اورسرے کاونٹی کے اخبار ''سرے ایڈورٹائزر'' اور ''ووکنگ نیوز اینڈ میل'' قابل ذکر ہیں ۔ ان کے علاوہ مشہور برٹش پاتھے نیوز آرگنائزیشن نے 1914ء سے 1958ء کے عرصہ کے دوران ایک درجن سے زیادہ ووکنگ مسجد میں تقریبات کو فلمایا جو اس وقت ان کے ویب سائٹ پر دیکھی جاسکتی ہیں اورجس کی ایک جھلک ووکنگ کے ''لائٹ باکس'' کی نمائش گاہ میں بھی دیکھی جاسکتی ہے ۔

تھوڑے ہی عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خواجہ صاحب کی تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں متعدد برطانوی مشرف با سلام ہونے لگے۔ان میں سے کئی اعلیٰ تعلیم یافتہ ،رؤسا اور اہل قلم مرد اورخواتین تھیں ۔ ان میں سب سے ممتاز اورمشہور لارڈ ہیڈلے تھے جن کا اسلامی نام سیف الرحمٰن شیخ رحمت اللہ الفاروق تھا۔ یہ ایک نامور سول انجینئر بھی تھے ۔نومبر 1913ء میں اسلام قبول کرنے کے بعدانہوں نے اسلام کی تبلیغ اور ووکنگ مسلم مشن کے قیام اوراس کی سرگرمیوں کوزیادہ مؤثر اورمنظّم طریق سے آگے بڑھانے کے لئے انتھک کام کیا اور مالی معاونت بھی کی ۔ ان کی وفات 1935ء میں ہوئی اور ووکنگ کے قریب بروک وڈ کے قبرستان میں مدفون ہیں ۔

ووکنگ مسلم مشن نے اسلام پر بے شمار کتب شائع کیں جن میں مسلمان اورنومسلم برطانوی مصنفین سبھی شامل تھے ۔ خودحضرت خواجہ صاحب کی متعدد کتب بھی شائع ہوئیں جنہوں نے قران مجید کی حقیقی تعلیمات ، رسول اکرم صلعم کے بے مثال کرداراوران کی روحانی خصوصیات کوانتہائی مؤثر اورمدلل انداز میں بلند پایہ انگریزی زبان میں اجاگر کیا ۔ ان کی

تحریرات اور تقاریر نے انگریزوں کے علاوہ خود انگریزی خواہ مسلمانوں کے دل و دماغ کو اسلام کی حقیقی روشنی سے منور کر دیا اور ان میں اسلام کی حقانیت زیادہ مستحکم ہوئی۔ 1917ء میں حضرت مولانا محمد علی صاحب کے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ بمعہ متن اور تفسیر بھی ووکنگ سے پہلی مرتبہ شائع ہوا۔ کسی مسلمان کا انگریزی میں یہ پہلا ترجمہ بمع تفسیر تھا جو مغربی دنیا میں پہنچا اور مقبول ہوا۔ اس ترجمہ میں دیگر امتیازی خصوصیات کے علاوہ یورپین مستشرقین کے اسلام اور رسول اکرم صلعم پر کئے گئے اعتراضات کا نہایت مدلل اور منقولی جواب دیا گیا تھا اور خاص طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقی تعلیم کو بائیبل اور مستند عیسائی مفسرین اور مصنفین کی تحریرات کی روشنی میں اجاگر کیا گیا اور بین المذاہب افہام و تفہیم کی صحت مند روایت کو جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کی تھی، اس کو زندہ کیا۔ چند ہی سالوں میں ووکنگ کی شاہجہان مسجد برطانیہ میں اسلامی سرگرمیوں کے نتیجہ میں مسلمانوں کے لئے ایک اہم قومی مرکز کی حیثیت اختیار کر گئی۔ اس مسجد کا امام حکومت کی نظروں میں برطانیہ میں مسلمانوں کا عملی طور پر سربراہ متصور ہوتا تھا۔

1960ء کی دہائی کے وسط تک ووکنگ مسجد میں عیدین کے تہوار برطانیہ میں مسلمانوں کے لئے قومی تقاریب کا درجہ اختیار کر گئے۔ برطانیہ کا دورہ کرنے والے بین الاقوامی شہرت رکھنے والے مسلمان علماء، سیاست داں، مفکر اور ملکوں کے سربراہ حتیٰ کہ کئی غیر مسلم بھی ووکنگ مسجد کو دیکھنے یا اس کی تقریبات میں شمولیت کو ضروری سمجھتے تھے۔ ان میں بادشاہ، شہزادے، شہزادیاں، صدور، سلاطین، فوجی جرنیل، سیاسی رہنما، ملکوں کے سفراء، اعلیٰ سرکاری عہدیدار، مصنفین، مفکرین اور برطانیہ میں دنیا سے آئے ہوئے زیرِ تعلیم طلباء سب ہی شامل ہوتے۔

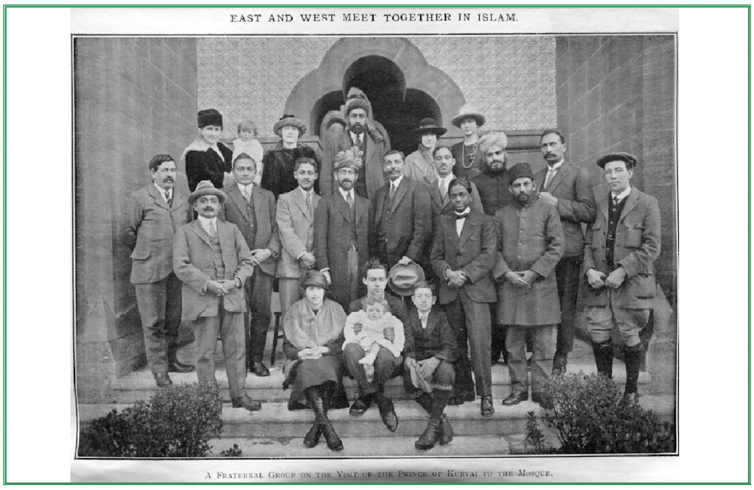

حضرت مولانا صدرالدین، مولانا محمد مصطفےٰ خان ہندوستان کی ریاست کردائی کے شہزادے کے ہمراہ مسجد ووکنگ کے باہر

ایک مسلمان جن کا نام قاضی عبدالحق صاحب تھا انہوں نے ووکنگ مسجد میں 1930ء میں عیدالاضحیٰ کی تقریب میں شرکت کی۔ یہ اہم اسلامی تہوار مکہ میں حج کے موقع کی مناسبت سے تمام دنیا کے مسلمان مناتے ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا ان الفاظ میں ذکر کیا: ''دنیا کے تقریباً تمام مسلمان ممالک کے لوگوں کی ووکنگ مسجد کے وسیع باغ میں عید کے اجتماع میں نمائندگی کا سا سماں ہوتا ہے۔ پورا مجمع اللہ تعالیٰ کے آگے سربسجود ہوتا اور اس کی تمجید اور حمد و ثنا کرتا ہے، بالکل اسی طرح جس طرح مکہ کے مسجد الحرام میں کعبۃ اللہ کا طواف کرتے ہوئے اور نمازیں ادا کرتے ہوئے لوگ اللہ تعالیٰ کی عظمت کا ورد کرتے ہیں۔ ووکنگ میں یہ مسجد شاید دنیا میں وہ واحد عبادت گاہ ہے جو ایسے مبارک موقع پر عرب میں واقع خدا کے قدیم ترین گھر کے نقش ثانی کا منظر پیش کرتا ہے'' (اسلامک ریویو، جولائی 1930)

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب اور ووکنگ مشن کی قربانیاں

شروع میں حضرت خواجہ صاحب کے پاس مشن چلانے کے لئے مددگار بہت کم تھے۔ پھر ہندوستان سے چند لوگ بلوائے گئے جنہوں نے بیحد قربانیوں اور تنگدستی کے حالات میں کام کو جاری رکھا۔ ان دنوں انگلستان آنے کے لئے سمندری جہاز اور ریل کے ذریعہ سفر کرنے میں تین ہفتہ سے

زیادہ کا وقت لگ جاتا تھا۔ یہاں ان کو مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ پھر زبان اور تمدن کا فرق، اپنے دوستوں، رشتہ داروں سے دور ایک غیر وطن میں ایک بالکل اجنبی ماحول میں رہنا اور اس پر مستزاد سرد موسم کی تندی اور رہن سہن کے بالکل مختلف انداز اور طریق ایک بڑے امتحان سے کم نہ تھے۔ اس زمانے میں ہندوستان کے لوگوں کو برطانیہ میں وہ سہولتیں اور آسانیاں میسر نہیں تھیں جو 1960ء کے بعد لوگوں کو مہیا ہونے لگیں۔ بیوی بچوں سے دور رہ کر صرف خط وکتابت ہی رابطہ کا واحد ذریعہ تھا۔

آج لوگ اُس وقت انگلستان آنے والے لوگوں کی مشکلات کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اور پھر اس وقت اس ملک میں عام لوگوں کے لئے کوئی بہت بڑی کشش کا سامان بھی نہ تھا۔ یہ تحریک احمدیت لاہور کے افراد کی اسلام سے گہری محبت اور اس کی تبلیغ کا جذبہ تھا جس نے بڑی قربانیاں کر کے یہاں عملہ کو نہ صرف بھیجا بلکہ ان کے اور ووکنگ مسلم مشن کو چلانے کے بھاری اخراجات کو بھی برداشت کیا۔ عملہ کے لوگوں نے بھی آرام وآسائش کو قربان کر کے محض اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے دن رات اخلاص، جذبہ اور لگن سے کام کیا۔

حضرت خواجہ صاحب نے برطانیہ کا اپنا پہلا دورہ اگست 1914ء میں ختم کیا اور اس کے بعد پھر 1916ء میں تشریف لائے۔ وہ کل چار مرتبہ انگلستان تبلیغی دورے پر آئے۔

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب اور لارڈ ہیڈلے کی حج کے لئے روانگی

جون 1924ء میں تیسرے دورے کے اختتام پر وہ لارڈ ہیڈلے کے ہمراہ حج کے لئے مکہ روانہ ہوئے۔ اس سفر کی تفصیلات انگلستان اور مشرق وسطیٰ کے اخبارات میں بڑے پیمانے پر شائع ہوئیں۔ اس سفر میں ان کا قیام مصر میں بھی رہا جہاں لارڈ ہیڈلے کے اعزاز میں کئی عوامی جلسے اور استقبالیہ دعوتیں ہوئیں۔ وہاں وہ فیلڈ مارشل لارڈ ایلن بی سے بھی ملے جو اس وقت مصر میں حکومت برطانیہ کے نمائندہ تھے۔ اور جنہوں نے ایک خفیہ رپورٹ لندن میں برطانیہ کے وزیر خارجہ لارڈ کرزن کو بھیجی کہ ان دونوں احباب کا دورہ خالصۃً دینی نوعیت کا ہے۔ لارڈ ایلن بی اور لارڈ کرزن (سابق وائس رائے ہند) برطانیہ کی تاریخ میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔

حضرت خواجہ کمال الدین اور لارڈ ہیڈلے (1913)

دونوں عالمی جنگوں کے دوران ووکنگ مسلم مشن نے برطانوی حکومت کی مسلمان فوجیوں کی آؤ بھگت اور دیکھ بھال میں بڑی مدد کی اور اس نازک وقت میں برطانوی عوام کی طرح اس کا ساتھ دیا۔ پہلی عالمی جنگ میں لارڈ کچنر کی مشہور اپیل کہ ''تمہارے بادشاہ اور تمہارے وطن کو تمہاری ضرورت ہے'' کو ''اسلامک ریویو'' میں بھی شائع کیا گیا۔

ووکنگ مسلم مشن کی دیگر خدمات

حضرت مولانا صدرالدین صاحب 1914ء میں ووکنگ مسجد کے امام تھے۔ انہیں محکمہ جنگ کی طرف سے دعوت موصول ہوئی کہ مسلمان سپاہیوں کی میت کو دفنانے کے لئے قبرستان کے لئے زمین کا انتخاب کریں۔ اس جنگ میں ہندوستان میں برطانوی حکومت نے 70,000 ہندوستانی سپاہیوں کو جرمن فوجوں کے خلاف لڑنے کے لئے فرانس کے

مغربی محاذ پر بھیجا تھا۔ اس جنگ کے دوران جو فوجی زخمی ہوجاتے تھے ان کو علاج اور آرام کے لئے انگلستان لایا جاتا تھا۔ اور پھر ان میں متعدد کی وفات بھی ہوجاتی تھی۔ ایسے مسلمان فوجی سپاہیوں اور افسران کی میت کو دفنانے کے لئے باقاعدہ قبرستان کی ضرورت تھی جس کی طرف امام مسجد ووکنگ کئی مرتبہ حکومت برطانیہ کو توجہ دلا چکے تھے۔ محکمہ جنگ نے ایک دوجگہیں تجویز کیں جن میں نیٹلے میں فوجی ہسپتال کے قریب جگہ بھی تھی جو ساؤتھ ایمپٹن کے قریب تھی۔ لیکن امام

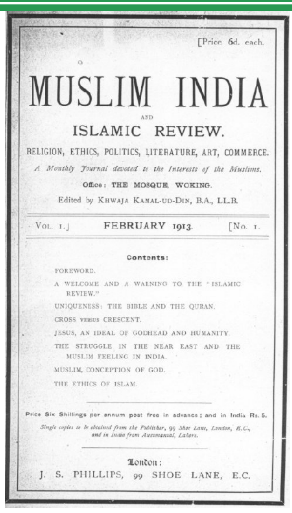

[Price 6d. each.

MUSLIM INDIA
AND
ISLAMIC REVIEW.

RELIGION, ETHICS, POLITICS, LITERATURE, ART, COMMERCE.

A Monthly Journal devoted to the Interests of the Muslims.

Office: THE MOSQUE, WOKING.

Edited by KHWAJA KAMAL-UD-DIN, B.A., LL.B.

VOL. I.] FEBRUARY 1913. [No. 1.

Contents:

FOREWORD.
A WELCOME AND A WARNING TO THE "ISLAMIC REVIEW."
UNIQUENESS: THE BIBLE AND THE QURAN.
CROSS *versus* CRESCENT.
JESUS, AN IDEAL OF GODHEAD AND HUMANITY.
THE STRUGGLE IN THE NEAR EAST AND THE MUSLIM FEELING IN INDIA.
MUSLIM CONCEPTION OF GOD.
THE ETHICS OF ISLAM.

Price Six Shillings per annum post free in advance; and in India Rs. 5.

Single copies to be obtained from the Publisher, 99 Shoe Lane, London, E.C., and in India from Azeemmanzil, Lahore.

London:
J. S. PHILLIPS, 99 SHOE LANE, E.C.

اِسلامک ریویو کا پہلا شمارہ

مسجد ووکنگ کے اصرار پر کہ قبرستان ووکنگ مسجد کے قریب ہونی چاہئے، ہورسل کامن میں قبرستان بنانے کی تجویز کو منظور کیا گیا۔ اس قبرستان کی چاردیواری بناتے وقت اسلامی طرز تعمیر کو مدنظر رکھا گیا اور جگہ جگہ آرائشی گنبد، محرابیں اور مینار بنائے گئے۔ تعمیر کا یہ کام 1916ء میں مکمل ہوا۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران اس میں 19 اور جنگ عظیم دوم کے دوران 5 میتوں کو دفن کیا گیا۔ لیکن اب ان قبروں کو بروک وڈ کے قبرستان میں منتقل کردیا گیا ہے۔

جب دوسری عالمی جنگ شروع ہوئی تو امام مسجد ووکنگ نے 1939ء کے عیدالفطر کے خطبہ میں اس بات کا اعلان کیا کہ مسلمانوں کو قرآن مجید میں حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی جانیں نہ صرف اپنی مسجدوں کی حفاظت کیلئے قربان کریں بلکہ دوسروں کی مذہبی عبادت گاہوں کی حفاظت کے لئے بھی....

جماعت احمدیہ لاہور کے عقائد

۱۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے۔ بالفاظ بانی سلسلہ احمدیہ:۔ ”اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا“، ”جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اُسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔“، ”میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔“

۳۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری اور کامل کتاب ہے جس کا کوئی حکم منسوخ نہیں نہ قیامت تک منسوخ ہوگا۔

۴۔ آنحضرت ﷺ کے بعد مجدد دین آئیں گے۔ اس امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو نبی نہ ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ ان سے کلام کرے گا۔ رجال یکلمون من غیر ان یکونو االانبیاء۔

۵۔ ہم تمام صحابہ کرام اور تمام آئمہ دین کی عزت کرتے ہیں خواہ وہ اہل سنت کے مسلمہ بزرگ ہوں یا اہل تشیع کے اور کسی صحابی یا امام، محدث یا مجدد کی تحقیر کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

۶۔ ہر اس شخص کو جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رسولُ اللّٰہُ کا اقرار کرتا ہے اصولاً مسلمان ہے۔ خواہ اُس کا تعلق کسی بھی فرقہ سے ہو۔

۷۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعویٰ مجدد و مسیح موعود و رمہدی کا تھا نبی کا ہرگز نہیں۔ ان کے اپنے الفاظ: ”اور ان لوگوں نے مجھ پر افترا کیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔“

اِن عقائد رکھنے والی جماعت کو کافر کہنا ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟

جرمنی میں نازی حکومت یہودیوں کی عبادت گاہوں کو معمولی معمولی باتوں کی بنا پر مسمار کر رہی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنا پورا زور اتحادی افواج کی حمایت میں لگا دیں۔

جناب میجر جے، ڈبلیو، بی فارمر پہلی عالمی جنگ میں حصّہ لینے والے ایک فوجی افسر تھے جنہوں نے مصر کے محاذ پر خان یونس کے معرکہ میں حصّہ لیا تھا اور پھر بعد میں مسلمان ہوگئے تھے۔ ان کی رہائش گاہ بھی ووکنگ مسجد کے قریب 128 اورینٹل روڈ پر تھی۔ وہ تاحیات مسجد ووکنگ کے ٹرسٹی رہے۔ اور عیدین کے تہواروں اور دیگر اہم تقاریب کے موقع پر بڑی تندہی سے انتظامات کی ذمہ داری سرانجام دیتے تھے۔ ان کو ہوم گارڈ میں نمایاں کارکردگی سرانجام دینے پر دوسری عالمی جنگ کے بعد ایم۔ بی۔ ای کا اعلیٰ سرکاری اعزاز دیا گیا اور پہلی عالمی جنگ میں جرأت اور بہادری دکھانے پر ایم۔ سی کا تمغہ دیا گیا تھا۔

ملکہ الزبتھ ثانی انگلستان اور مولانا شیخ محمد طفیل کامن ویلتھ کانفرنس کی ایک تقریب میں

ووکنگ مسلم مشن نے دنیا میں مسلمانوں کو درپیش کئی سیاسی اور مذہبی مسائل کو برطانیہ کے حکومتی اور عوامی حلقوں میں نہ صرف اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کیا بلکہ اس سلسلہ میں مسلمانوں کی امنگوں کی صحیح ترجمانی بھی کی۔ اور قومی اخباروں میں ان کے متعلق مضامین اور بیانات بھی شائع کئے۔ 1917ء سے ہی فلسطین کے معاملہ میں مسلمانوں کے جائز مطالبات اور حقوق کی نہ صرف نشاندہی کی بلکہ انصاف کے لئے برطانوی اور دیگر بین الاقوامی رکھنے والے اداروں تک آواز کو پہنچایا۔ اس جگہ مختلف اہم تقاریب میں جب مسلمان سفراء، مفکر اور بااثر شخصیات ووکنگ مسجد میں شرکت کے لئے آتے تو وہ اپنے اپنے ممالک کو درپیش مسائل پر ایک دوسرے سے تبادلہ خیالات اور صلاح مشورے بھی کرتے۔

برصغیر ہند میں مسلمانوں کے آزاد مملکت کے قیام کے لئے پاکستان کے نام کی تجویز اور اس سلسلہ میں سیاسی تحریک کا آغاز بھی اسی ووکنگ مسجد سے ملحقہ سر سالار جنگ میموریل ہاؤس میں 1932ء میں نوجوانوں کی ایک میٹنگ سے ہوا جس میں دیگر نوجوانوں کے علاوہ ''اسلامک ریویو'' کے ایڈیٹر مولانا عبد المجید صاحب، چوہدری رحمت علی صاحب، شیخ محمد جمیل صاحب، خان محمد خٹک صاحب اور خواجہ صلاح الدین احمد صاحب شامل تھے۔

ووکنگ مسلم مشن نے لندن کی سنٹرل مسجد کی ابتدا کی

انگلستان کی مختلف اسلامی تنظیموں کی ابتداء یا تو ووکنگ مسلم مشن سے ہوئی یا اس نے ان کے قیام کے ابتدائی دنوں میں مشورہ اور امداد فراہم کیا۔ برٹش مسلم سوسائٹی کا پہلا عام اجلاس ووکنگ مسجد میں 20/دسمبر 1914ء کو ہوا۔ اسی طرح برطانیہ کے مسلمانوں کی کانگریس کی ابتداء اور پہلا اجلاس بھی ووکنگ مسلم مشن کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ یہ دو روزہ کانگریس 25 اور 26/جون 1952ء کو ووکنگ مسجد میں ہوئی۔

لندن میں سنٹرل مسجد کی تجویز اور اس کے لئے چندہ اکٹھا کرنے کی تحریک کی ابتداء بھی ووکنگ مسلم مشن نے کی۔ اس تجویز کو پہلی عالمی جنگ کے دوران ہی ووکنگ مسلم مشن کی طرف سے لارڈ ہیڈلے الفاروق نے پیش کیا۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے 1930ء میں ایک ٹرسٹ بنایا گیا جس نے عطیہ جات جمع کرنے اور زمین خریدنے کی ذمہ داری لی۔ چنانچہ اولمپیا کے قریب ویسٹ کینسنگٹن میں مسجد کی سنگ بنیاد بھی رکھی گئی۔ اس ٹرسٹ کے، دوسرے لوگوں کے

علاوہ، بانی مبانی حضرت خواجہ کمال الدین صاحب اور لارڈ ہیڈلے تھے۔ لیکن ان دونوں حضرات کی وفات کے بعد یہ بات آگے نہ بڑھ سکی۔ بعد میں اس ٹرسٹ اور اس کی رقوم کو ایک دوسرے ٹرسٹ میں مدغم کر دیا گیا۔ جو اس وقت لندن کے مرکز میں ریجینٹس پارک مسجد کے انتظامات کو چلا رہا ہے۔

اس کتابچہ میں اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ ووکنگ مسلم مشن نے اسلام کو جس طریق پر مغرب میں پیش کیا اس کی چیدہ چیدہ باتیں کیا تھیں جن کی وجہ سے ووکنگ مسلم مشن اور ماہنامہ ''اسلامک ریویو'' نے اسلامی دنیا اور خود مغرب میں اسلام کی تعلیمات کو نہ صرف ایک روشن اور عملی نظریہ حیات کے طور پر پیش کیا بلکہ اس بات پر زور دیا کہ اسلام کے آفاقی معاشی اور معاشرتی نظریات ہی افراد اور قوموں میں انصاف اور برابری قائم کر نیکی بنیاد بن سکتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے وہ اہم نکات جن کو ووکنگ مسلم مشن نے نمایاں طور پر مغرب میں اجاگر کیا اس کے کا مختصر ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

ووکنگ مسلم مشن نے اسلام کی تبلیغ میں کن پہلوں کو اُجاگر کیا

1۔ اسلام کے عقائد اور ارکان نہایت سادہ اور معقول ہیں جن کو علم اور عقل کے معیار پر پرکھا جاسکتا ہے۔ اس کی تعلیمات کی بنا محض اندھا دھند عقاید کی تقلید پر نہیں ہے اور نہ ہی رسومات، سربستہ الٰہی راز جن کو محض ماننا ہوتا ہے لیکن جن کا انسان کی عملی زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

The Muslim Society of Great Britain celebrating the Birthday of the Holy Prophet Muhammad at the Hotel Metropole, London, W. C. 2. Sir Muhammad Akbar Hydari was in the Chair.

کیکسٹن ہال، لندن میں عیدمیلادالنبی کی تقریب کا اہتمام ووکنگ مسلم مشن کی طرف سے

2۔ اسلام کی تعلیمات میں وسعت قلبی اور صبر وتحمل کے عناسر بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسلام دوسرے تمام مذاہب کو ابتدائی طور پر خدا کی طرف سے نازل شدہ مانتا ہے۔ اور ان میں بھی نیک لوگوں کے وجود کا قائل ہے۔ یہ تمام مذاہب کے لوگوں کے لئے مکمل مذہبی آزادی کا علمبردار ہے اور تمام مذاہب کا احترام ایمان کی حدتک کرتا ہے بلکہ ان سے سماجی تعلقات قائم رکھنے کی بھی تلقین کرتا ہے۔ جیسا کہ اہل کتاب سے شادی بیاہ کی اجازت کا دینا اور کھانا پینا وغیرہ۔

3۔ اسلام میں کوئی خاص مقرر کردہ راہبانہ نظام نہیں جو اللہ اور ایک انسان کے درمیان حائل ہو۔ کوئی بھی نیک شخص جو دین کا علم رکھتا ہے امامت کے فرائض ادا کرسکتا ہے۔

4۔ یہ دین وحدت اور یگانگت کا سبق دیتا ہے جس کے ماننے والے بنیادی عقائد پر ایمان رکھنے کی وجہ سے ایک ملت کا حکم رکھتے ہیں۔ اور فروعی اختلافات کو نہ صرف اختلاف رائے کا درجہ دیتا ہے بلکہ دوسروں کی رائے کا احترام کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

ووکنگ مسلم مشن کے دوررس اثرات

1960ء کی دہائی میں انگلستان میں دوسروں ممالک سے تارکین وطن آنے لگے۔ ان میں پاکستان سے کثیر تعداد مسلمانوں کی تھی۔ انہوں نے یہاں مختلف علاقوں اور شہروں میں رہائش اختیار کی اور کوشش کی کہ وہ ایک جگہ اکٹھے ہوکر رہیں۔ اور اس طرح چھوٹے چھوٹے مخصوص گروہی علاقے بنتے چلے گئے۔ پھر ملک میں مسلمانوں کی ضرورت کے مطابق مذہبی اور معاشرتی مراکز قائم ہونے لگے اور مساجد تعمیر ہونے لگیں۔ بعض علاقوں میں جہاں سے عیسائی آبادی نقل مکانی کر چکی تھی گرجوں کو خرید کر مسجدوں میں تبدیل کردیا گیا۔ مسجد ووکنگ کا انتظام بھی پاکستان ہائی کمشن کی جگہ مقامی مسلمانوں نے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اب یہ مسجد زیادہ تر مقامی مسلمانوں کے لئے عبادت گاہ اور بچوں کو اسلامی تعلیم دینے کے لئے استعمال ہورہی ہے۔

1969ء کے بعد سے ہی ووکنگ مسجد کی بین الاقوامی حیثیت آہستہ آہستہ ختم ہونے لگی اور اس میں اسلام کے نام پر کئی ایک ایسی مذہبی تقریبات اور رسومات

ادا ہونے لگیں جو پاکستان اور ہندوستان میں ویسے تو صدیوں سے مروج ہیں لیکن ان کا اسلام کے آفاقی نظریہ حیات سے کوئی بنیادی تعلق نہیں۔ مغرب میں جہاں اسلام ایک زندہ اور متحرک طرز زندگی کے طور پر اہل علم اور سماجی مفکرین کو متاثر کر رہا ہے۔ ایسی مجالس اور سومات اسلام کی ترویج کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہو رہی ہیں۔ ووکنگ مسلم مشن اسلام کے روحانی اور اصلاحی نظام حیات کو خالصۃً قرآن مجید اور اسوۂ حسنہ رسول اکرم صلعم کی روشنی میں نہ صرف انگلستان میں بلکہ پورے یورپ میں مؤثر طریق پر پیش کرنے میں کامیاب رہا اور اب بھی اس کے شائع کردہ کتب اور اس مشن کو چلانے والی لاہور احمدیہ تحریک اس کام کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ چنانچہ عیسائی محققین ووکنگ مسلم مشن کی علمی اور تبلیغی سرگرمیوں کے اثرات کو تحریک احمدیت لاہور کے تناظر میں مطالعہ میں مصروف ہیں۔ گو ووکنگ مسلم مشن کا تعلق شاہجہان مسجد سے ختم ہو چکا ہے لیکن خود انگلستان میں رہنے والے بعض مسلمان اہل قلم اور مفکرین ووکنگ مسجد اور اس کے حوالہ سے ووکنگ مسلم مشن کے اثرات کے بارے میں مضامین اور کتابیں لکھ رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ایک ریٹائرڈ بریگیڈیر پرویز سلامت صاحب نے A Miracle at Woking یعنی ''ووکنگ میں ایک معجزہ'' کے نام سے شاہجہان مسجد کی تاریخ اور حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کا ووکنگ مسلم مشن اور ''اسلامک ریویو'' کے ذریعہ تبلیغ اسلام کی کاوشوں کا بڑے صحیح اور مؤثر انداز میں تبصرہ ایک نہایت ہی خوبصورت کتابچہ میں شائع کیا ہے۔ انہوں نے حضرت خواجہ صاحب کے پہلے روز مسجد ووکنگ میں آنے کا حال تفصیل سے لکھا ہے اور بطور خاص اس دعا کے الفاظ نقل کئے ہیں جو حضرت خواجہ صاحب نے دو نفل نماز ادا کرنے کے بعد بارگاہ الٰہی میں انتہائی رقت سے کی:

''اے خالق اور قادر و توانا خدا! تو نے مشرق میں مکہ کو مقدس ترین جگہ بنایا اور قومیں بڑی تعداد میں اس کی طرف آنے لگیں۔ تو اس مسجد کو بھی مغرب میں مکہ کی طرح بنا دے''۔

اور خدا کے خاص فضل و کرم سے ایسا ہی ہوا۔

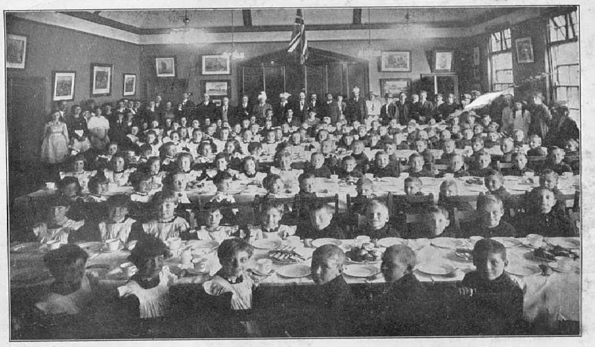
THE CHILDREN OF THE L. & S.W. RAILWAY ORPHANAGE (WOKING) ENTERTAINED BY MUSLIMS

کرسمس پر ووکنگ مسجد کے قریب ریلوے کے یتیم خانہ کے بچوں کے لئے پارٹی

وقت گذرنے کے ساتھ یہ حقیقت واضح ہو رہی ہے کہ ووکنگ مسلم مشن نے اسلام کی جو حقیقی صورت مغرب میں پیش کی تھی اس کی ماضی سے کہیں زیادہ اس وقت ضرورت ہے تاکہ انگلستان میں بسنے والے مسلمانوں کے نظریاتی اور معاشرتی مسائل حل ہو سکیں۔ اور اہل مغرب جو بوجوہ اب اسلام کی طرف راغب ہو رہے ہیں ان کو اس کی صحیح حقیقت سے آگاہی ہو سکے۔ اور اس ملک میں مسلمانوں کی حیثیت اور دیگر مذہبی گروہوں اور تنظیموں سے ان کے تعلقات کی سمت کو درست کیا جا سکے۔ ان کو اس انتہا پسندی اور عام معاشرے سے الگ تھلگ رہ کر زندگی گذارنے کی روش کو بدلا جا سکے اور اس غلط تاثر کو ختم کیا جا سکے کہ برطانیہ میں مسلمان ترقی یافتہ نظریات اور طور طریق اپنانے کے سخت مخالف ہیں اور نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ انگلستان میں رہتے ہوئے بھی معاشی اور معاشرتی دوڑ میں دوسروں سے پیچھے رہ جائیں گے۔ ووکنگ مسلم مشن کی یہ کوشش رہی اور اسکو چلانے والے تحریک احمدیہ لاہور کے احباب کی اب بھی یہی کوشش ہے کہ وہ اسلام کی حقیقی اور آفاقی تعلیم کو مغرب میں علمی اور عملی طور پر پیش کریں اور مسلمانوں کو اس تنہائی پسند اور جامد سوچ سے نکالیں کہ مغرب کی ہر چیز مسلمانوں کے لئے خطرہ ہے۔ اور اسی طرح مغرب میں اس انتہائی غلط تاثر کو ختم کیا جائے کہ مسلمان من حیث القوم نظریاتی یا معاشرتی طور پر برطانیہ یا کسی بھی مغربی ملک کے لئے خطرہ ہیں۔

ووکنگ مسلم مشن نے بین المذاہب تنظیموں اور تقریبوں میں شرکت کر کے اس حقیقت کو علمی اور عملی رنگ میں ثابت کرنے کی کوشش کی کہ مسلمانوں کو معاشرے کے دوسرے طبقات سے نہ صرف تبادلہ خیالات کرنا چاہئے بلکہ شائستگی اور دلائل سے اپنے نظریات کو دوسروں تک پہنچانا چاہئے اور دوسروں کے اعتراضات کو تحمل سے سن کر دلائل اور شواہد سے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور اس طریق کا اپنانا کسی طرح بھی جدت پسندی نہیں بلکہ

عین قرآن مجید اور اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے۔ نجران کے عیسائی وفد کا مسجد نبویؐ میں خیر مقدم کرنا اوران سے مباحثہ، جس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے، اس امر کی روشن مثال ہے۔ زندہ قوموں کی طرح مسلمانوں کو دوسروں کے اچھے خیالات اور سماجی رجحانات کو اپنانا چاہیے تاکہ دوسرے آپ کے قریب آکر آپ کے اسلامی اقدار کو پرکھیں اور اس کی حقیقت سے باخبر ہوں۔ اس باہمی تبادلہ خیالات اور تعلقات سے ہی معاشرے میں ہم آہنگی پیدا ہوگی اور قوم ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکیگی۔ ہنگامہ آرائی یا تشدد کی کوئی مذہب بھی نہ اجازت دیتا ہے اور نہ ہی اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ بنیادی طور پر ہر مذہب امن اور رواداری کی تلقین کرتا ہے۔ اس لئے ہر ممکن طور پر ہنگامہ آرائی اور تشدد کی راہ اختیار کرنے سے پرہیز کیا جائے۔

ووکنگ مسلم مشن نے مسلمانوں کو اسلام کے مثبت انداز فکر اور طرز زندگی کی طرف رہنمائی کی جو ان کو نہ صرف مغرب میں بلکہ کسی معاشرے میں بھی ایک باوقار اور مفید فرد کے طور پر رہنے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان ان مذہبی خیالات اور طرز فکر کی اصلاح کریں جن کا اسلام کی تعلیم سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کو ان تمام معاشرتی اور تمدنی رسم و رواج اور عادات کی اصلاح کرنا ہوگی جو اسلامی تعلیمات اور ارکان کا نہ توحصّہ ہیں اور نہ ہی دین اسلام ان کی کسی طرح بھی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ ان کی بنیاد بعض مسلمان ممالک یا طبقوں میں مروجہ مقامی اور تمدنی رسومات ہیں جن کی وجہ سے اسلام اور خود مسلمان دوسرے لوگوں کی تنقید کا نشانہ بن رہے ہیں۔

راقم www.wokingmuslim.org کی ویب سائٹ کا مدیر اور مرتب ہے اور اس ویب سائٹ میں ووکنگ مسلم مشن کی

حضرت خواجہ کمال الدین سر سردار سالار جنگ ہاؤس کے باہر

شاہجہان مسجد ووکنگ کی ایک بیرونی تصویر

سرگرمیوں، اس کی شائع کردہ کتب او راس سے متعلقہ لوگوں اور کارکنوں کی سوانح حیات، ریکارڈ، تحریرات، تصاویر اور نیوز ریلیز کو یکجا کردیا گیا ہے۔ اور ان لوگوں کی آراء کو بھی جو ووکنگ مسلم مشن کی تبلیغی سرگرمیوں کے مداح رہے ہیں یا جو اب اس مشن کی تبلیغی سرگرمیوں کے بارے میں تحقیق کررہے ہیں۔ ہماری دوسری ویب سائٹ www.aaiil.org پر وہ تمام کتب جو ووکنگ مسلم مشن کی طرف سے شائع ہوئیں خواہ ان کا مصنف کوئی بھی تھا مہیا کردی گئیں ہیں تاکہ لوگ ان سے استفادہ کرسکیں۔ اسی طرح ووکنگ مسلم مشن سے شائع ہونے والے ماہنامہ ''اسلامک ریویو'' کی مکمل فائلیں بھی مہیا کردی گئیں ہیں۔

موجودہ کتابچے میں ووکنگ مسجد کی تاریخ اور ووکنگ مسلم مشن اور ماہنامہ ''اسلامک ریویو'' کے مغرب میں تبلیغ اسلام کی کاوشوں کا انتہائی مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ جو احباب زیادہ تفصیل سے جاننے کے خواہشمند ہوں وہ ہماری ویب سائٹس ملاحظہ کرسکتے ہیں یا ہم سے ای میل کے ذریعہ رابطہ کریں۔ ہم ان سے ہر ممکن تعاون کرینگے۔

شائع کردہ
احمدیہ انجمن اشاعت اسلام (لاہور) یو کے
15 Stanley Ave,Wembley, UK HA0 4JQ
www.virtualmosque.co.uk
ای میل: aaiiLahore@gmail.com